لٹ کے زینب آئی ہے

لٹ کے زینب آئی ہے　　لٹ کے زینب آئی ہے

بین تھے یہ دُکھیا کے میں سکوں کہاں پاؤں
ہائے میرے بھائی کو ڈھونڈنے کہاں جاؤں
اپنا منہ میں امّاں کو کس طرح سے دِکھلاؤں
دیکھو اب مدینہ میں قسمت میری لائی ہے
لٹ کے زینب آئی ہے لٹ کے زینب آئی ہے

جس گھڑی چلی تھی میں ساتھ میرا بھائی تھا
قلب و جانِ حیدر تھا شاہِ کربلائی تھا
فاطمہ کا بیٹا تھا دین کا فدائی تھا
چھوڑ کر مدینے کو کربلا بسائی ہے
لٹ کے زینب آئی ہے لٹ کے زینب آئی ہے

مر گئے علی اکبر مر گئے علی اصغر
رن میں ہو گئی پامال لاشِ قاسمِ مضطر
سو رہا ہے دریا پر ابنِ ساقیِ کوثر
عون اور محمد کو رن میں کھو کے آئی ہے
لٹ کے زینب آئی ہے لٹ کے زینب آئی ہے

یہ لٹا ہوا کنبہ جب مدینے جائے گا
اور عابدِ بیمار کافلے میں آئے گا
حال اَپنے آنے کا کس طرح سنائے گا
زینبِ حزیں دیکھو ایک بھتیجا لائی ہے
لٹ کے زینب آئی ہے لٹ کے زینب آئی ہے

جب مدینہ پہنچونگی کیا کہونگی لوگوں سے
مر گیا میرا بھائی کیا کہونگی لوگوں سے
قتل ہو گئے عباس کیا کہونگی لوگوں سے
آج میرے کنبے کو شام سے رِہائی ہے
لٹ کے زینب آئی ہے لٹ کے زینب آئی ہے

کیا خبر تھی یہ ظالم گھر میرا جلائینگے
میرے بھائی کے سر کو نیزے پہ چڑھائینگے
تشنہ لب بھتیجے کو بیڑیاں پہنائینگے
فاطمہ کی دُختر نے ہر ایذا اُٹھائی ہے
لٹ کے زینب آئی ہے لٹ کے زینب آئی ہے